احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazl.com

ہفتہ 10 جولائی 2004ء 21 جمادی الاول 1425 ہجری - 10 وفا 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 152

میزبان کیلئے دعا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ انصار کے ایک گھر میں تشریف لے گئے اور وہاں کھانا کھایا۔ جب واپسی کا وقت ہوا تو آپؐ کے ارشاد پر چٹائی بچھائی گئی تو آپ نے نوافل پڑھائے اور اہل خانہ کیلئے دعا کی۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الزیارۃ حدیث نمبر 5616)

7

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ کینیڈا

کینیڈا کے قومی دن کی تقریب، واقفین نو کی کلاسز اور جلسہ سالانہ کینیڈا کے پہلے دن خطبہ جمعہ

رپورٹ: عبدالماجد طاہر صاحب

یکم جولائی 2004ء

بروز جمعرات

صبح پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت الذکر ٹورانٹو میں پڑھائی۔

کینیڈا ڈے

یکم جولائی کو کینیڈا کا قومی دن منایا جاتا ہے۔ یہ تقریب 1958ء سے مختلف ناموں سے منعقد ہو رہی ہے۔ لیکن 27 اکتوبر 1982ء سے یہ تقریب کینیڈا ڈے کے نام سے منائی جا رہی ہے۔ اس دن پورے کینیڈا میں چھٹی ہوتی ہے اور کینیڈین اس کو بہت جوش و خروش سے مناتے ہیں۔ اہم عمارتوں پر کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا جاتا ہے اور رات کو آتش بازی وغیرہ بھی کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ کی ایک سادہ مگر باوقار تقریب ٹورانٹو مشن ہاؤس کے احاطہ میں منعقد ہوئی۔ اس کی سب سے اہم بات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بنفس نفیس اس تقریب میں شرکت تھی۔ صبح نو بجے واقفین نو بچے بچیاں بہت خوبصورت لباس میں ملبوس کینیڈا کے جھنڈے کی مناسبت سے سرخ و سفید کپڑے پہنے مشن ہاؤس کے سامنے والے گراؤنڈ میں جمع ہوئے۔ ایک واقف نو بچے نے قومی پرچم اٹھایا ہوا تھا۔ بچے کالی پینٹ، سفید شرٹ اور سرخ ٹائی میں ملبوس تھے جبکہ بچیوں نے سفید شلوار قمیص، سرخ جیکٹ، اور سکارف زیب تن کر رکھے تھے۔ اسی طرح سرخ رنگ کی ایک پٹی گلے میں پہنی ہوئی تھی جس پر کینیڈا لکھا گیا تھا۔ سامنے سبزہ زار میں کثیر تعداد میں احباب اور مشن ہاؤس کے دائیں طرف لجنہ کی ایک بڑی تعداد بیٹھی اپنے آقا کا انتظار کر رہی تھی۔

نو بج کر پینتیس منٹ پر سیدنا حضور انور تشریف لائے۔ حضور انور نے شہر کے میئر مائیکل ڈی بیاسے (Michal Di Biase) سے ہاتھ ملایا جو اس باوقار تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر جماعت کینیڈا ڈائس پر تشریف لائے اور ایک واقف نو کو تلاوت کے لئے بلوایا۔ ایک بچی نے اس کا انگلش ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے جماعت کا اور شہر کے میئر نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد واقفین نو بچوں نے کینیڈا کا قومی ترانہ پڑھا۔ حضور انور نے شہر کے میئر اور ''احمدیہ دارالامن'' کے بلڈر کو یادگاری شیلڈز پیش کیں۔ اسی طرح جماعت کے سابق نیشنل سیکرٹری جائیداد مکرم نصیر احمد صاحب اور موجودہ سیکرٹری جائیداد مکرم کریم طاہر صاحب سے ہاتھ ملایا۔ جس کے بعد ایک واقفہ نو بچی نے انگلش میں انتہائی پیارے انداز میں ایک پُر اثر تقریر کی جس کا موضوع تھا ''میں کینیڈا سے کیوں محبت کرتی ہوں'' اس بچی نے اپنی تقریر میں کہا:

آج یوم کینیڈا ہے۔ آج کا دن ہمارا ہے۔ میں کینیڈا سے محبت کرتی ہوں کیونکہ یہ میری جائے پیدائش ہے۔ میں کینیڈا سے محبت کرتی ہوں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اپنے وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے'' ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے کینیڈا کو اپنا دوسرا وطن قرار دیا تھا۔

میں کینیڈا سے محبت کرتی ہوں کیونکہ ہمارے حضور رحمہ اللہ نے کینیڈا کے لئے ایسی دعائیں کی تھیں کہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی اس وطن پر فخر کریں گی۔ آپ نے فرمایا تھا ''کاش تمام دنیا کینیڈا بن جائے، یا کینیڈا تمام دنیا بن جائے''

میں کینیڈا سے محبت کرتی ہوں کیونکہ آج ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ملک میں ورود فرما ہیں اور ہم تمام لوگوں کے ہمراہ یوم کینیڈا منا رہے ہیں۔ آپ کی بابرکت آمد نے اس ملک کو مزید بابرکت بنا دیا ہے۔

پس اے کینیڈا خوش ہو جا، اٹھ اور خدائے رحمان کی حمد کے گیت گا کیونکہ اللہ کا چنیدہ آج تیری زمین پر موجود ہے۔

اس خوشی کے موقعہ پر میں تجھے ناخوش نہیں کرنا چاہتی لیکن چند منٹ کے لئے اپنے اردگرد کی دنیا پر نظر دوڑا، ہر طرف جھگڑے جنگیں، قتل اور خونریزیاں ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ میرا ملک پُرامن ہے۔ یہاں کسی قسم کی تفریق نہیں۔ ہر ایک کے حقوق اور ذمہ داریاں یکساں ہیں۔

کیا ہم سب یہاں مہاجر نہیں ہیں؟ ذرا ملاحظہ فرمائیے۔ ہم یہاں سینکڑوں مختلف زبانیں بولتے ہیں، ہمارا لہجہ مختلف ہے۔ ہماری جلدیں مختلف رنگوں اور شیڈز کی ہیں......... لیکن ہم سب کینیڈا کی آزادی اور حفاظت کے لئے متحد ہیں۔

میں کبھی نہیں بھولوں گی جب میرے والدین پر ظلم کئے گئے اور ان کو اپنے ملک سے دربدر کیا گیا۔ یہ کینیڈا ہی تو تھا جس نے انہیں کھلی باہوں سے خوش آمدید کہا۔ شکریہ کینیڈا!!!!

میں ابھی ایک چھوٹی سی بچی ہوں لیکن میں پکا وعدہ کرتی ہوں کہ میں اس سرزمین جس کو کینیڈا کہتے ہیں، کی اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مقدور بھر خدمت کروں گی۔ انشاء اللہ

اور میں دعا کرتی ہوں۔ اے اللہ ہمارے وطن کو عظیم الشان بنا اور آزاد رکھ۔ اے کینیڈا! ہم تیری حفاظت کے لئے ایستادہ اور تیار ہیں۔ کینیڈا زندہ باد!

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور یہ پروقار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت مرد و زن، بوڑھے اور بچے اس تقریب کو دیکھنے کے لئے جمع تھے۔

سوا دس بجے حضور انور بیت الذکر ٹورانٹو تشریف لائے۔ جہاں واقفات نو بچیوں کے ساتھ کلاس ہوئی۔ یہ کلاس ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کلاس میں 71 واقفات نو بچیاں شامل ہوئیں۔

اس کلاس میں خولہ نصر اللہ صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ جس کا اردو ترجمہ ماہم سجاد صاحبہ نے پیش کیا۔ ترجمہ کے پیش ہونے کے بعد حضور انور نے بعض الفاظ اور جملوں کے معانی دریافت فرمائے۔ اس کے بعد حمدیٰ طاہر صاحبہ نے اپنی تقریر میں حضور انور کو کینیڈا کی تمام واقفات نو بچیوں کی طرف سے خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد سات بچیوں نے مل کر کورس کی شکل میں نظم ؎

حمد و ثناء اسی کو جو ذات جاودانی

ترنم کے ساتھ پڑھی۔ حضور انور نے بعض اشعار اور الفاظ کے معانی دریافت فرمائے۔ اس نظم کے بعد تین بچیوں نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود کا عربی قصیدہ پڑھا۔ جس کا اردو ترجمہ سلمانہ حنیف صاحبہ نے پیش کیا۔ حضور انور نے قصیدہ کے بعض اشعار اور عربی الفاظ کے معانی دریافت فرمائے۔ اس کے بعد خلافت کی برکات پر ایک بچی عزیزہ طلعت صالح نے تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد نو بچیوں نے مل کر کورس کی شکل میں خلافت کا فیضان کے عنوان سے منظوم کلام ترنم کے ساتھ پڑھا۔ اس نظم کے پڑھے جانے کے بعد حضور انور نے بعض الفاظ اور جملوں کے معانی دریافت فرمائے۔

بچیوں کی کلاس کے اس پروگرام کے دوران حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی بچیاں ایسی ہیں جو یہ خواہش رکھتی ہیں کہ وہ ٹیچر بنیں، اور کتنی ڈاکٹر بننا چاہتی ہیں۔

آخر پر حضور انور نے مختلف پروگراموں میں حصہ

(مسلسل صفحہ 2 پر)

لینے والی بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور پھر اس کلاس میں شرکت کرنے والی تمام بچیوں کو حجاب بھی دیئے۔ کلاس کے اختتام پر تمام بچیوں کو ریفریشمنٹ مہیا کی گئی اور ہر ایک کو Snack Box دیئے گئے۔

ساڑھے گیارہ بجے واقفین نو بچوں کے ساتھ کلاس ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم فراز فیصل صاحب نے کی۔ جس کا اردو ترجمہ حماد احمد رانا صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد عطاء الحی صاحب نے اپنی تقریر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کینیڈا کے تمام بچوں کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد پانچ بچوں نے مل کر کورس کی شکل میں نظم ع

اے مسیحا نفس اے مہ دلبراں .... پڑھی۔

اس نظم کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کے قصیدہ "یاعین فیض اللّٰہ والعرفان" کے چند اشعار ایک واقف نو طفل ازمان حیدر صاحب نے ترنم کے ساتھ پڑھے۔

حضور انور نے اس کو بہت پسند فرمایا اور دوبارہ پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ بعد میں اعزاز احمد خان نے قصیدہ کے ان اشعار کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد ملک کینیڈا پر ایک پریزینٹیشن پیش کی گئی۔ جس میں پورے ملک کا ایک اجمالی خاکہ کمپیوٹر کی مدد سے پیش کیا گیا اور ملک کے دس صوبوں اور تین Territories کی تفصیل بھی پیش کی گئی۔

اس کے بعد فرحان قریشی صاحب نے اردو میں نظم پڑھی۔ حضور انور نے پروگرام میں حصہ لینے والے بچوں کو قلم تقسیم فرمائے۔ آخر پر حضور انور نے تمام واقفین نو سیکرٹریان کو شرف مصافحہ بخشا اور سب کو قلم عطا فرمائے۔

اس کے بعد ساڑھے بارہ بجے نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ یو ایس اے کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ آغاز میں حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد فرداً فرداً ہر عہدیدار کا تعارف حاصل کیا اور اس کے شعبہ کے کام کا جائزہ لیا اور مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اور ساتھ ساتھ تفصیل سے ہدایات دیں اور رہنمائی فرمائی۔ یہ میٹنگ ڈیڑھ بجے تک جاری رہی اس کے بعد مجلس عاملہ امریکہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر کھنچوائی۔

ایک بجکر پچاس منٹ پر حضور انور نے بیت...... ٹورانٹو میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

ساڑھے نو بجے حضور نے بیت...... ٹورانٹو میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

2 جولائی 2004ء

بروز جمعۃ المبارک

صبح پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر ٹورانٹو تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

آج جماعت احمدیہ کینیڈا کے اٹھائیسویں جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا۔ صبح ہی سے احباب و خواتین ٹورانٹو انٹرنیشنل سنٹر میں جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔ جہاں اس جلسہ کا آغاز ہونے والا تھا۔ اس جلسہ سالانہ کی نمایاں خصوصیت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بنفس نفیس اس جلسہ میں شرکت تھی۔ انٹرنیشنل سنٹر کے وسیع و عریض ہالز میں جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کئے گئے تھے۔ صبح ہی سے خدام واطفال اور انصار نیز لجنہ اپنی ڈیوٹیز پر مستعد نظر آ رہے تھے۔ ہال نمبر 5 میں مردوں جبکہ ہال نمبر 3 میں لجنہ کے لئے انتظامات کئے گئے تھے۔ جبکہ ہال نمبر 4 میں احباب اور ہال نمبر 2 میں لجنہ کے کھانے کا عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔ کھانے والے ہالوں میں ہی مختلف شعبہ جات اور کھانے پینے کے سٹال بھی لگائے گئے تھے۔ جبکہ کتابوں اور نمائش کے سٹال جلسہ والے خوبصورت ایئر کنڈیشنڈ ہال میں لگائے گئے تھے۔ اسٹیج خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور اس کے پیچھے خوبصورت بینر جس پر کلمہ طیبہ، حضرت مسیح موعود کا عظیم الشان الہام "انی معک یا مسرور" اور 28 واں جلسہ سالانہ کینیڈا تحریر تھا، دلفریب منظر پیش کر رہا تھا۔ ہال کے دونوں جانب کرسیاں رکھی گئی تھیں جبکہ درمیان میں نرم چٹائیاں بچھا کر زمین پر بیٹھنے والوں کے لئے انتظام کیا گیا تھا۔

دوپہر 2 بجے حضور انور احمدیہ پیس ولیج سے ٹورانٹو انٹرنیشنل سنٹر کے لئے روانہ ہوئے اور دو بجکر پچیس منٹ پر اس سنٹر میں پہنچے۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ میں خصوصی طور پر مردوں سے مخاطب ہو کر انہیں ان کی ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو اللہ تعالیٰ نے ان پر ڈالی ہیں۔ حضور انور نے آنحضرت ﷺ کے نمونے کو سامنے رکھ کر اپنے اہل و عیال کی ذمہ داریاں پوری کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے احادیث نبویؐ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں مردوں کو بیویوں اور بچوں کے ساتھ حسن سلوک کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے اولاد کے ساتھ دوست کی حیثیت سے ان کی دلچسپیوں میں حصہ لینے کی تلقین کی۔ حضور انور نے تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف جماعت کو نصیحت فرمائی۔ حضور انور نے خاوند کی طرف سے بدنی سزا کے حوالہ سے قرآن کریم کی شرائط کے بارے میں بتایا۔ آپ نے فرمایا کہ شاید ہی کوئی احمدی عورت ایسی ہو جسے قرآن کریم کی بتائی گئی شرائط کے مطابق سزا کی ضرورت ہو۔ اس لئے جو عورتوں پر ہاتھ اٹھاتے ہیں وہ اپنی اصلاح کریں۔ قرآن کریم کو بدنام نہ کریں۔ حضور نے آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کی مثالیں بیان کرتے ہوئے اور کچھ واقعات سامنے رکھتے ہوئے احمدی مردوں کو اپنی بیویوں اور بچوں سے حسن سلوک اور ان کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے اس کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کینیڈا کے آغاز کا اعلان فرمایا اور دعائیں کرنے، اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کرنے، برداشت کا مادہ پیدا کرنے اور انتظامیہ کی غلطیوں سے درگزر کرنے کی ہدایت فرمائی اور بعض عمومی ہدایات سے نوازا۔

تین بج کر تیس منٹ پر نماز جمعہ و عصر حضور انور کی اقتداء میں ادا کی گئیں۔ نماز کے بعد پونے چار بجے حضور انور واپس احمدیہ پیس ولیج تشریف لے آئے۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ کینیڈا کے اجلاس اول کی کارروائی جاری رہی۔

ساڑھے چھ بجے سہ پہر حضور انور نے امریکہ سے آئے ہوئے احمدی احباب کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا۔ امریکہ سے آنے والی فیملیز کے ساڑھے تین ہزار افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ حضور انور نے تمام بچوں کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے باری باری حضور انور کے سامنے سے گزرتے ہوئے شرف زیارت حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔

پونے دس بجے حضور انور نے مغرب و عشاء کی نمازیں بیت...... میں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

عالم کیف

مجھے کیا خبر کہ وہ ذکر تھا' وہ نماز تھی کہ سلام تھا
مرا اشک اشک تھا مقتدی' ترا حرف حرف امام تھا

ترے رُخ کا تھا وہی طنطنہ' مری دید کا وہی بانکپن
کہ بس ایک عالم کیف تھا' نہ سجود تھا نہ قیام تھا

میں ورائے جسم تری تلاش میں تھا مگن' مجھے کیا خبر
کہ ہر ایک ریزۂ تن میں بھی تری جلوتوں کا نظام تھا

مجھے رت جگوں کی صلیب پر زر خواب جس نے عطا کیا
وہی سحر، سحرِ مبین تھا' وہی حرف، حرفِ دوام تھا

مجھے عرش و فرش کی کیا خبر' مجھے تو ملا تھا جہاں جہاں
وہی آسماں تھی مری زمیں' وہی فرش عرش مقام تھا

مرے دسترس میں جو آگیا' ترے حسن کا کوئی زاویہ
وہی سلطنت مرے حرف کی' وہی تاجدار کلام تھا

ترے گنجِ لب سے رواں دواں' وہ جو ایک سیل حروف تھا
اسے لہر لہر سمیٹنا اسی کملی والے کا کام تھا

رشید قیصرانی

پباشر آغا سیف اللہ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ ایک مقبول بارگاہ بندہ

اپنے وطن پاکستان، غرباء، بیوگان اور طلباء سے آپ کو بے انتہا محبت تھی

مکرم بشیر احمد رفیق صاحب

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب 6 فروری 1893ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ حضرت چوہدری صاحب کے مرتبہ کے انسان دنیا میں مدتوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔ اور ایسے انسان اپنے پاک اور عظیم نمونہ سے ہزاروں دلوں کو منور کر جاتے ہیں۔ اور ہزاروں لوگوں کیلئے ہدایت و رہنمائی کا مینار بنتے ہیں۔

حضرت چوہدری صاحب سے میری ملاقاتوں کا سلسلہ اس وقت شروع ہوا جب میں 1959ء میں بطور نائب امام بیت الفضل لندن پہنچا۔ حضرت چوہدری صاحب ان دنوں عالمی عدالت انصاف کے جج تھے۔ ان دنوں آپ جب لندن تشریف لاتے تو عام طور پر رائل کامن ویلتھ سوسائٹی میں قیام فرماتے تھے۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب آپ کے قریبی دوستوں میں سے تھے۔ وہ ایئرپورٹ سے حضرت چوہدری صاحب کو ان کی قیام گاہ پر لایا کرتے تھے۔ اور اکثر مجھے بھی ساتھ لے جاتے تھے۔ اس طرح حضرت چوہدری صاحب سے تعارف اور محبت کے ابتدائی مراحل طے ہونے لگے۔ اور آپ سے خط و کتابت کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا۔ اس کے بعد جب 1964ء میں خاکسار کو امام بیت الفضل لندن کے عہدے پر مقرر کیا گیا۔ تو حضرت چوہدری صاحب کے سلسلۂ مودت و محبت میں تیزی سے اضافہ ہونا شروع ہوگیا آپ کا لندن آنا جانا بھی بڑھ گیا۔ اور پھر مجھے یہ اعزاز بھی ملنے لگا کہ جب آپ لندن تشریف لاتے۔ تو مشن ہاؤس میں میرے گھر کو رونق بخشتے اور کئی مرتبہ میرے ہاں مقیم بھی ہوتے۔ خاکسار ہی انہیں ایئرپورٹ سے لے کر آتا اور واپس چھوڑنے بھی جاتا۔ اور پھر بالآخر جب انٹرنیشنل کورٹ سے ریٹائر ہوگئے۔ تو لندن میں مشن ہاؤس کے اوپر کی منزل میں ایک فلیٹ میں مستقلاً منتقل ہوگئے۔ ساتھ ہی میرا فلیٹ تھا۔ دونوں وقت کا کھانا ہم اکٹھے کھاتے۔ سفر و حضر میں ساتھ رہتے۔ شام کو کھانے کی میز پر میں اکثر ایسے احباب کو بھی مدعو کرلیا کرتا تھا۔ جنہیں حضرت چوہدری صاحب کو ملنے کا زبردست اشتیاق ہوتا تھا۔ اور یوں یہ شام کے کھانے کی میز حضرت چوہدری صاحب کی درسگاہ بن جایا کرتی تھی۔ جس میں حضرت چوہدری صاحب علم و عرفان کے خزانے لٹایا کرتے تھے۔

حضرت چوہدری صاحب کی انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس سے ریٹائرمنٹ کا قصہ بھی بہت ایمان افروز ہے۔

1972ء میں حضرت چوہدری صاحب کا نام بطور جج دوبارہ انتخاب کیلئے بھجوایا گیا تھا۔ آپ کو یقین تھا کہ آپ منتخب ہو جائیں گے۔ اور ٹیلیفون پر مجھے بتا چکے تھے کہ آپ کو یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ آپ ضرور منتخب ہو جائیں گے۔ انہی دنوں جب ہم اس انتظار میں تھے کہ حضرت چوہدری صاحب کے دوبارہ انتخاب کی خوش خبری ملے۔ اچانک ایک دن حضرت چوہدری صاحب نے فون کیا اور فرمایا کہ میں لندن آ رہا ہوں۔ اس دفعہ سامان زیادہ ہوگا۔ اس لئے تم دو کاریں لے کر آؤ۔ میں یہ سن کر بہت حیران ہوا اور میں نے عرض کیا کہ کیا آپ کا انتخاب ہوگیا ہے۔ تو حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا۔ یہ لندن آ کر بتاؤں گا۔ میں بے تابی سے حضرت چوہدری صاحب کی تشریف آوری کا انتظار کرتا رہا۔ آپ تشریف لائے۔ شام کے کھانے پر بیٹھے تو میں نے مع سامان لندن آنے کی وجہ دریافت کی۔

آپ نے فرمایا۔ مجھے تمام ججوں کی طرف سے یہ یقین دہانی کرائی جا چکی تھی کہ انتخاب میں میں یقیناً کامیاب ہو جاؤں گا اور مزید 9 سال اس عہدہ پر فائز رہوں گا۔ کہ میں نے ایک رات خواب میں حضرت مسیح موعود کو دیکھا۔ انہوں نے کمال شفقت سے مجھے فرمایا۔ ظفر اللہ خان اب دنیا کے ان جھنجھٹوں کو چھوڑ کر بقیہ زندگی کلیۃً خدمتِ دین کیلئے وقف کر دو۔ چنانچہ صبح اٹھ کر میں نے پہلا کام یہ کیا کہ اپنا نام واپس لے لیا۔ اور فوراً اس لئے لندن چلا آیا کہ مبادا جج صاحبان مجھے اپنا فیصلہ واپس لینے پر مجبور کرنے کی کوشش کریں۔ اس طرح آپ نے ایک ایسے اعلیٰ عہدہ پر لات ماری۔ جس کے حصول کیلئے لوگ کیا کچھ نہیں کرتے۔ آپ چاہتے تو خواب کی تعبیر کسی اور رنگ میں کر سکتے تھے۔ لیکن آپ نے نہ تو دنیوی عہدہ کی پرواہ کی اور نہ اس بات کی پرواہ کی کہ مستقبل میں ذرائع آمدن کیا ہوں گے۔

حضرت چوہدری صاحب کو اپنے وطن پاکستان سے بہت محبت تھی۔ اور اس کیلئے ہر قربانی کیلئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ ایک دفعہ کھانے کی میز پر انہوں نے تقسیم ہند کے وقت کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ 1947ء میں تقسیم ملک کے منصوبے کا اعلان ہوگیا۔ تو میں نے فیصلہ کرلیا کہ میں فیڈرل کورٹ آف انڈیا سے علیحدہ ہو جاؤں۔ چنانچہ آپ نے اپنا استعفیٰ بھجوایا۔ آپ نے فرمایا کہ میرا ارادہ تھا کہ میں لاہور جا کر وکالت کے پیشہ سے منسلک ہو جاؤں گا۔ پنڈت نہرو نے مجھے ہندوستان میں رہ جانے کیلئے اعلیٰ عہدوں کی پیشکش بھی کی لیکن میں آمادہ نہ ہوا اور پاکستان جانے کی تیاری شروع کر دی۔

انہی دنوں نواب سر حمید اللہ خان والی بھوپال دہلی تشریف لائے ہوئے تھے جب انہیں معلوم ہوا کہ میں نے استعفیٰ دے دیا ہے تو انہوں نے مجھے دعوت دی کہ میں کچھ عرصہ کیلئے بطور مشیر ان کے ساتھ بھوپال جاؤں۔ میں نے اس وجہ سے کہ نواب صاحب ہمیشہ میرے ساتھ بہت محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے ان کی پیشکش کو قبول کرلیا اور بھوپال ان کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔

بھوپال پہنچا۔ تو ایک شام کھانے کی میز پر نواب صاحب نے فرمایا ظفر اللہ خان آپ نے مجھ پر بڑا احسان کیا ہے کہ بھوپال میری مدد کیلئے تشریف لائے ہیں۔ لیکن ہم نے آپس میں بات نہیں کی ہے کہ آپ کی خدمات کا معاوضہ کیا ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ میں کسی معاوضہ کے لالچ میں آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا۔ آپ سے قریبی دوستانہ تعلقات اور تعلق اخوت و محبت کی وجہ سے میں نے آپ کی پیشکش کو قبول کیا ہے۔ نواب صاحب نے فرمایا میں نے اس معاملہ پر غور کیا ہے اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ کی ماہوار تنخواہ 40 ہزار روپے ہوگی۔ اس پر کوئی ٹیکس بھی نہیں ہوگا۔ نیز ہم نے آپ کی رہائش کیلئے اپنے محل کا ایک آرام دہ حصہ مخصوص کرلیا ہے۔ آپ اور آپ کی فیملی اور مہمانوں کا کھانا شاہی مطبخ (باورچی خانہ) میں تیار ہوا کرے گا۔ اور یہ سب سرکار کی طرف سے ہوگا۔ آپ کسی قسم کی ادائیگی نہیں کریں گے۔

اگلے دن شام کو نواب صاحب نے یاد فرمایا۔ ہم دونوں باغ میں چہل قدمی کیلئے گئے۔ واپسی پر نواب صاحب ایک طرف لے گئے۔ جہاں قطار میں چھ نہایت خوبصورت بڑی موٹریں کھڑی تھیں۔ ان کے آگے ڈرائیور وردی میں ملبوس کھڑے تھے۔ نواب صاحب نے فرمایا۔ یہ آپ کی گاڑیاں ہیں۔ میں نے عرض کیا مجھے تو صرف ایک گاڑی کی ضرورت ہوگی۔ نواب صاحب فرمانے لگے ایک گاڑی سے تو دل اکتا جاتا ہے۔ اس لئے یہ سب گاڑیاں آپ کیلئے ہیں۔ جس پر چاہیں سفر کریں۔ غرض نواب صاحب نے کمال حسنِ سلوک کیا۔ اور میری کوئی ضرورت ایسی نہیں تھی جس کا انہوں نے خیال نہ رکھا ہو۔

کچھ عرصہ کے بعد ایک دن قائد اعظم نے مجھے یاد فرمایا میں ان دنوں کراچی آیا ہوا تھا۔ میں حاضر ہوا تو فرمانے لگے تم اب بھوپال سے اپنا تعلق ختم کر کے فوراً پاکستان آ جاؤ ہمیں تمہاری ضرورت ہے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے پاکستان کا وزیر خارجہ مقرر کر دیا۔

میری تنخواہ بھوپال میں 40 ہزار روپے ماہوار تھی یہاں مجھے چار ہزار روپے ماہوار ملنے لگے۔ اس پر ٹیکس الگ تھا۔ بھوپال میں مجھے محل کا ایک حصہ رہائش کیلئے دیا گیا تھا۔ یہاں کراچی میں شروع میں ایک ہوٹل میں دو کمروں میں قیام کرنا پڑا۔ بھوپال میں چھ کاریں میری تحویل میں تھیں۔ یہاں ایک موٹر کار ملی۔ باوجود ان نامساعد حالات کے میں نے پاکستان کی خدمت کا عزم کیا اور اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی کہ مالی یا رہائشی پریشانیوں سے کیونکر نپٹا جائے گا۔ یہ تھی چوہدری صاحب کی وطن سے محبت کی کیفیت۔

ایک دفعہ سر خضر حیات خان ٹوانہ لندن تشریف لائے اور ایک ہوٹل میں جہاں وہ ہمیشہ قیام پذیر ہوتے تھے ٹھہر گئے۔ ایک دن حضرت چوہدری صاحب نے مجھے فرمایا کہ خضر حیات میرے پرانے دوستوں میں سے ہے اور میرا بے حد احترام کرتے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ ان کی ملاقات کیلئے جاؤں۔ تم بھی میرے ساتھ چلو۔ چنانچہ ہم دونوں وقت مقررہ پر ہوٹل حاضر ہوگئے۔ سر خضر حیات کے پرائیویٹ سیکرٹری ہمارے استقبال کیلئے موجود تھے۔ وہ ہمیں بذریعہ لفٹ اوپر کی منزل میں لے گئے۔ یہ ساری منزل سر خضر حیات کیلئے بک کرائی گئی تھی۔ لفٹ پر بھی انہی کے آدمی تھے۔ سر خضر حیات ایک کمرہ میں تشریف فرما تھے۔ ہم حاضر ہوئے تو وہ اٹھ کر حضرت چوہدری صاحب سے بہت تپاک سے ملے۔ حضرت چوہدری صاحب نے میرا تعارف کرایا۔ سر خضر حیات نے دوران گفتگو بتایا کہ اگرچہ اس دفعہ ان کے اہل و عیال ان کے ساتھ نہیں ہیں۔ پھر بھی جب بھی وہ لندن آتے ہیں تو یہ پورا ونگ ان کیلئے بک ہوتا ہے۔ وہ اپنا باورچی اور نوکر چاکر ساتھ لاتے ہیں۔ حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا کہ جب آپ کو ایک پورے حصہ کی ضرورت نہیں ہے تو پھر اس پر اتنی رقم ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ تو خضر حیات صاحب نے فرمایا۔ چوہدری صاحب ہم نے ساری زندگی ایسے

گزاری ہے اور ہمیں دولت کے ضیاع پر کوئی افسوس بھی نہیں ہوتا۔ دولت تو اسی لئے ہے کہ آدمی آرام وآسائش سے رہے۔ اس کے بعد خضر حیات خان صاحب نے حضرت چوہدری صاحب سے دریافت کیا کہ آپ کی رہائش کہاں ہے۔ حضرت چوہدری صاحب نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ لندن کے احمدیہ مشن ہاؤس میں ان کے ساتھ والے ایک کمرہ کے فلیٹ میں رہتا ہوں اور کھانا بھی ان کے ساتھ کھاتا ہوں۔ سر خضر حیات نے کہا۔ چوہدری صاحب ایک بیڈ روم کے فلیٹ میں آپ کو گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ مجھے تو اس کے تصور سے بھی گھبراہٹ ہوتی ہے۔ آپ کو خدا نے بہت کچھ دیا ہے۔ پھر اس طرح فقیری میں زندگی گزارنے کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا۔ خضر! اس طرح زندگی گزارنے اور اپنی دولت غرباء اور مساکین پر خرچ کرنے میں جو لطف، اطمینان قلب اور سکون مجھے نصیب ہے۔ کاش میں وہ بیان کرسکتا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے انتہائی پرسکون اور خوشیوں سے بھرپور زندگی سے نوازا ہے۔ مجھے کبھی ظاہری شان وشوکت کا خیال بھی نہیں آتا۔ پھر فرمایا خضر! کاش تمہیں بھی یہ دولت جو فقر کی ہے نصیب ہوجائے تو پھر تم اس کو سمجھ سکو گے کہ اس میں کتنا لطف ہے۔

ایک دفعہ جب دسمبر میں آپ پاکستان تشریف لے جانے لگے۔ مجھے ارشاد فرمایا کہ کسی سستی ایئر لائن کا ٹکٹ خرید کر لاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کیوں کسی سستی ایئر لائن میں سفر کرتے ہیں۔ آپ کو تو اعلیٰ ایئر لائن میں فرسٹ کلاس میں سفر کرنا چاہئے۔ حضرت چوہدری صاحب نے میری بات سن کر فرمایا۔ میرے فرسٹ کلاس میں نہ جانے سے مجھے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ میں زیادہ آسائش کا یوں بھی عادی نہیں ہوں۔ لیکن جو رقم میں فرسٹ کلاس کی بجائے اکانومی کلاس میں جانے سے بچا سکتا ہوں۔ وہ کئی طلباء، غرباء اور بیوگان کے کام آسکتی ہے۔ کیوں نہ میں ان پر یہ رقم خرچ کروں۔ جتنی تسکین مخلوق خدا پر خرچ کرنے میں ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی ذاتی آرام وآسائش کے حصول میں نہیں ہے۔

خیر میں نے اگلے دن ان کیلئے ایک درمیانے درجہ کے ایئر لائن میں ٹکٹ خرید کر ان کو پیش کیا۔ لیکن اپنی بے وقوفی سے دوبارہ کہا کہ آپ کو فرسٹ کلاس میں سفر کرنا چاہئے۔ چوہدری صاحب خاموش ہوگئے۔ اسی شام مجھے اچانک اس ایئر لائن کے جنرل مینیجر کا فون آیا اور پوچھا کہ تم نے جو سر ظفر اللہ خان کیلئے اکانومی کلاس کا ٹکٹ خریدا ہے۔ کیا یہ وہی ظفر اللہ خان ہیں جو پاکستان کے وزیر خارجہ اور عالمی عدالت انصاف کے صدر تھے۔ میں نے کہا ہاں یہ وہی ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ کل مجھے اور حضرت چوہدری صاحب کو ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے اگلے دن ان کیلئے چائے کا انتظام کیا۔ وہ تشریف لائے اور حضرت چوہدری صاحب کو مخاطب کر کے کہنے لگے کہ جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ آپ ہماری ایئر لائن سے سفر کرنے والے ہیں تو میں نے فوراً اپنے ہیڈ آفس سے رابطہ کر کے ان کو بتایا۔ کہ چوہدری صاحب ہماری ایئر لائن سے سفر کر رہے ہیں۔ مجھے ہیڈ آفس نے ہدایت کی ہے کہ جس دن آپ سفر کریں گے۔ اس دن ہم فرسٹ کلاس کیلئے کسی اور مسافر کو نہیں لیں گے بلکہ پورا فرسٹ کلاس آپ کیلئے مخصوص ہوگا۔ ایئر پورٹ پر بھی ہم آپ کو V.I.P لاؤنج میں ٹھہرائیں گے۔

جب یہ صاحب چلے گئے۔ تو حضرت چوہدری صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر جذباتی رنگ میں فرمایا۔ امام صاحب آپ بار بار کہہ رہے تھے کہ مجھے فرسٹ کلاس میں سفر کرنا چاہئے اور میں اس بات پر مُصر تھا کہ میں اکانومی کلاس میں سفر کر کے بچی ہوئی رقم غرباء پر خرچ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس بحث ومباحثہ کو آسمان پر دیکھ رہا تھا۔ اس نے اپنی محبت کا اظہار یوں کیا کہ میں ظفر اللہ خان کو فرسٹ کلاس ہی میں بھجواؤں گا۔ خواہ اس نے اکانومی کا ٹکٹ ہی لیا ہو۔ میں نے دیکھا کہ یہ بات کہتے وقت حضرت چوہدری صاحب کی آنکھوں میں نمی تھی۔

قارئین سے درخواست کروں گا کہ حضرت چوہدری صاحب کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے ہمیشہ دعا کرتے رہیں۔

تعارف

سیدنا حضرت مسیح موعود کی شہرہ آفاق کتاب

الوصیت کی آڈیو سی ڈی

آڈیو سی ڈی: الوصیت

باآواز: مکرم فرید احمد نوید صاحب

کل وقت: ایک گھنٹہ 7 منٹ 53 سیکنڈ

پیش کردہ: مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

زیادہ سے زیادہ احباب تک حضرت مسیح موعود کے روحانی خزائن پہنچانے کا کام جماعتی سطح پر مسلسل جاری ہے۔ کتب کی اشاعت اور مطالعہ کرنے کی طرف مائل کرنا ان کوششوں کا حصہ ہے۔ ان میں مزید تیزی پیدا کرنے اور حضرت مسیح موعود کی کتب کو ہر احمدی طبقہ فکر تک پہنچانے کیلئے اب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے روحانی خزائن کو آڈیو کیسٹس اور سی ڈی کی شکل میں ریکارڈ کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ جس سے بہت سے احمدی احباب خاص طور پر نوجوان آسانی سے استفادہ کرسکیں گے۔ اس سلسلہ میں تیار کی جانے والی پہلی کتاب ''رسالہ الوصیت'' کی آڈیو سی ڈی مہیا کی گئی ہے۔ روحانی خزائن میں حضرت مسیح موعودؑ کی اس کتاب کی بہت اہمیت ہے۔

رسالہ الوصیت سیدنا حضرت مسیح موعود کی شہرہ آفاق کتاب ہے جس کے 32 صفحات ہیں، یہ کتاب روحانی خزائن کی جلد 20 میں موجود ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود نے وہ تمام الہامات درج فرمائے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی وفات قریب ہے جس کے بعد حضور نے قدرت ثانیہ کے نظام کی تفصیلات بیان فرمائی ہیں۔ گویا آپ نے جہاں اپنی وفات کی خبر دی وہاں ساتھ ہی خلافت کے ایک دائمی سلسلہ کی اپنی جماعت میں جاری ہونے کی بشارت بھی دی ہے۔ اس رسالہ میں حضور نے الٰہی منشاء کے ماتحت اشاعت دین، دعوت الی اللہ اور احکام قرآن کے مقاصد کیلئے ایک دائمی اور مستقل اور روز افزوں نظام کے قیام کا اعلان فرمایا ہے جو نظام وصیت کے نام سے مشہور ہے۔ جس کی رو سے اشاعت دین حق کی خاطر ہر وصیت کرنے والے کو اپنی آمد اور جائیداد کا کم ازکم 1/10 حصہ سلسلہ کو دینا ہوگا۔ وصیت کنندہ کا متقی، شرک وبدعت سے پاک، سچا اور صاف ہونا بھی شرط ہے۔ اس رسالہ کے ساتھ ایک ضمیمہ بھی شامل ہے جس میں وصیت اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے تفصیلی قواعد خود حضرت مسیح موعود کی طرف سے درج ہیں۔

تین آڈیو ٹریکس پر مشتمل یہ آڈیو سی ڈی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی پیشکش ہے۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کو خوبصورت آواز میں ریکارڈ کر کے پیش کرنے کا یہ پہلا موقع ہے جس سے ہر احمدی شخص بھرپور فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اگر کوئی احمدی نوجوان کمپیوٹر پر اپنا کام کر رہا ہو۔ اس دوران بڑی آسانی سے یہ سی ڈی سن سکتا ہے اور روحانی علوم سے فیضیاب ہوسکتا ہے۔ وہ لوگ جو اردو پڑھ نہیں سکتے مگر سمجھ سکتے ہیں ان کیلئے بے حد مفید ہے۔

جونہی آپ اس سی ڈی کو کمپیوٹر کے ذریعہ چلائیں گے چند سیکنڈ کے وقفہ کے بعد یہ کمپیوٹر کے آڈیو پلیئر کے ذریعہ چلنا شروع ہوجائے گی۔ اس سی ڈی کو تین حصوں (Tracks) میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ 16 منٹ 54 سیکنڈ، دوسرا حصہ 28 منٹ 53 سیکنڈ اور تیسرا حصہ 22 منٹ 6 سیکنڈ دورانیہ کا ہے۔ اس طرح تینوں حصوں کا کل وقت ایک گھنٹہ 7 منٹ اور 53 سیکنڈ ہے اور ان تینوں حصوں کی کل جگہ 596MB ہے۔ یقیناً یہ کاوش احمدی احباب کیلئے مفید ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس نیک کام کو سرانجام دینے والی ٹیم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (ایف۔شمس)

حکیم منور احمد عزیز صاحب

صحت بخش سبزی۔ کدو

کدو مشہور عام سستی سبزی ہے۔ کدو کی دو اقسام ہیں۔ گول اور لمبا کدو، اس کو گھیا کدو اور لوکی بھی کہتے ہیں۔ بہترین کدو وہ ہے جو تازہ نرم ونازک اور شیریں ہو اس میں ریشے ابھی نہ بنے ہوں درمیانے سائز کا ہو۔ یہ زمین پر مفروش بیل کا پھل ہے۔ اس کی بیل جڑ سے دور دور تک پھیل جاتی ہے۔ پتے بڑے بڑے اور پھول سفید ہوتے ہیں۔ کدو باہر سے سبز اور اندر سے سفید ہوتا ہے۔ یہ موسم گرما کی ٹھنڈی سبزی ہے۔ کدو کا ذائقہ پھیکا اور مزاج دوسرے درجہ میں سرد تر ہے۔ یہ پاک وہند کے علاوہ دنیا کے بیشتر ممالک میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ مقدار خوراک بقدر ہضم۔ دال کدو، گوشت کدو، حلوہ کدو اس کے مشہور پکوان ہیں۔ کدو صفراوی اور دموی مزاج والوں کے لیے اچھی غذا ہے۔ یہ صالح مادے پیدا کرتا ہے۔ صفراوی بخاروں اور تپ دق کے مریضوں کے لیے اس سے بہتر کوئی غذا نہیں۔ یہ مسکن حرارت مدر بول ملین طبع اور اعضاء کو مرطوب کرتا ہے۔ ڈاکٹر سی۔ ڈی۔ مہتہ (آف بنگال سینی ٹوریم) کی تحقیقات کے مطابق جو لوگ کدو کثرت سے کھاتے ہیں۔ ان کے جسم میں ایسی قوت مدافعت پیدا ہوجاتی ہے کہ وہ سل سے محفوظ رہتے ہیں۔ سرسام۔ جنون میں اس کا تازہ گودا سر منڈا کر تالو پر رکھتے اور پاؤں کی تلیوں پر گھستے ہیں۔ کدو کے بیجوں سے روغن نکالا جاتا ہے۔ روغن کدو کو دماغ کی خشکی دور کرنے اور نیند لانے کے لیے سر اور تالو میں مالش کرتے ہیں۔

کدو پیاس کو بجھاتا۔ اعضاء کو سردی اور تری پہنچاتا۔ یرقان کو دور کرتا۔ نیند لاتا۔ گرم بخاروں میں سکون دیتا۔ جسم کی پھنسیاں دور کرتا۔ دماغ کی حرارت اور خشکی دور کرتا اور قوت دیتا ہے۔ خونی بواسیر میں مفید ہے۔ ہاتھ پاؤں کی جلن سوزش دور کرتا۔ خون کو صاف اور مادہ تولید بکثرت پیدا کرتا ہے۔ کدو کے چند مفید نسخے یہ ہیں۔

1۔ روغن کدو کی سر میں مالش کرنا خشکی کو دور اور دل کی دھڑکن کو مفید ہے۔ نیند بڑی آسانی سے آجاتی ہے۔ 2۔ نکسیر کے لیے کدو کا پانی سونگھنا اور پانی سے

باقی صفحہ 6 پر

بٹیروں کی ہجرت اور ان کی آمدورفت کے راستے

یہ ملنسار پرندہ تمام سردیاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ گھاٹیوں میں رہتا ہے

مدیحہ جہانزیب صاحبہ

دنیا کے بہت سے خطوں میں مختلف پرندے موسموں کے حساب سے نقل و حرکت کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ کے دور میں ان کی خاص اہمیت تھی۔ دشت سیناء میں حضرت موسیٰؑ کی قوم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے آسمانی رزق کے طور پر بٹیر عطا کیے گئے تھے۔ اس مضمون میں بٹیروں کی آمدورفت کے راستوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں قوم موسیٰؑ کو من و سلویٰ دیئے جانے کا ذکر اس طرح ہے۔ ”اور ہم نے تم پر بادلوں کا سایہ کیا اور تمہارے لیے منّ اور سلویٰ اتارے۔ (اور کہا کہ) ان پاک چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں کھاؤ۔ اور انہوں نے (نافرمانی کرکے) ہمارا نقصان نہیں کیا بلکہ وہ اپنا ہی نقصان کر رہے تھے۔“ (سورۃ البقرہ)

حضرت مصلح موعود نے تفسیر کبیر میں اس کی یہ وضاحت فرمائی:

سلویٰ کے معنی ہیں شہد۔ ہر وہ چیز جو تسلی کا موجب ہو۔ بٹیر کی مانند سفید پرندے (مفرد سلواۃ آتا ہے)۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سلویٰ گوشت کو کہتے ہیں اور اس کی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ جب گوشت دسترخوان پر آئے تو یہ باقی سالنوں کی جگہ کافی ہوجاتا ہے اور دوسرے سالنوں کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ (اقرب)۔

مفردات میں ہے کہ سلویٰ کے اصل معنی تو اس چیز کے ہیں جو انسان کو تسلی دے۔ چنانچہ سلیت عن کذا کے معنی ہیں کہ میں فلاں مرغوب چیز کو بھول گیا اور دل میں اس کی خواہش کو سلویٰ کہا ہے۔ وہ اس لیے ہے کہ گوشت کے ملنے کی وجہ سے دوسرے سالنوں کی طرف رغبت نہیں رہتی۔

اسلامی انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے جب بنی اسرائیل مصر سے نکل کر وادیٔ سیناء میں آئے تو اللہ تعالیٰ نے یہی دو چیزیں (منّ و سلویٰ) ان کو بطور غذا مرحمت فرمائی تھیں۔ سلویٰ سے وہ پرندے مراد ہیں جنہیں سیلانی پرندے کہا جاتا ہے اور جو موسم سرما میں گرم خطوں اور موسم گرما میں سرد خطوں میں چلے جاتے ہیں۔ یہ پرندے بحرالکاہل کے کنارے کنارے ہزاروں میل کا سفر کرتے ہیں اور بہت سے تھک کر زمین پر گر پڑتے ہیں۔ یہ بنی اسرائیل کے لیے نعمت غیر مترقبہ تھے۔

(اسلامی انسائیکلوپیڈیا، سید قاسم محمود، شاہکار بک فاؤنڈیشن، صفحہ نمبر 1385)

بائبل کا بیان

بائبل یعنی تورات میں سلویٰ کے متعلق یہ بیان ہے کہ:۔ اور خداوند نے موسیٰؑ سے کہا۔ میں نے بنی اسرائیل کا بڑبڑانا سن لیا ہے۔ سو تو ان سے کہہ دے کہ شام کو تم گوشت کھاؤ گے اور صبح کو تم روٹی سے سیر ہوگے اور تم جان لوگے کہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں۔ اور یوں ہوا کہ شام کو اتنی بٹیریں آئیں کہ ان کی خیمہ گاہ کو ڈھانک لیا اور صبح کو خیمہ گاہ کے آس پاس اوس پڑی ہوئی تھی۔ (خروج باب 16 آیت 11 تا 13)

اور خداوند کی طرف سے ایک آندھی چلی اور سمندر سے بٹیریں اڑا لائی اور ان کو لشکر گاہ کے برابر اور اس کے گردا گرد ایک دن کی راہ تک دوسری طرف زمین سے قریباً دو دو ہاتھ اوپر ڈال دیا۔ اور لوگوں نے اٹھ کر اس سارے دن اور اس ساری رات اور اس کے دوسرے دن بھی بٹیریں جمع کیں اور جس نے کم سے کم جمع کی تھیں اس کے پاس بھی دس خومر کے برابر جمع ہو گئیں اور انہوں نے اپنے لیے لشکر گاہ کی چاروں طرف ان کو پھیلا دیا۔ (گنتی باب 32-11/31)

بٹیروں کی عادات

بہار میں بٹیروں کی آواز سنی جا سکتی ہے یہ پرندے اکثر فصلوں میں شور مچاتے جاتے ہیں، لیکن اپنی فطرت میں یہ غیر معمولی طور پر خفیہ پرندہ ہے اور اپنی ذات کے مشاہدہ کے لیے دوسروں کو کوئی خاص موقع نہیں دیتے۔ جب یہ اڑتے ہیں تو ان کی اڑان سیدھی ہوتی ہے لیکن کم فاصلے کے لیے، پھر 100 سے 200 میٹر جانے کے بعد ایک دم واپس فصلوں میں آ جاتے ہیں۔ یہ پرندے گھاٹیوں میں جمع نہیں ہوتے اور ایک یا زیادہ سے زیادہ دو کی تعداد میں اکیلے اکیلے بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ زیادہ رات کو سفر کرنے پر یقین رکھتے ہیں۔

یہ ملنسار پرندہ ہے اور تمام سردیاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ گھاٹیوں میں رہتا ہے۔ دن کے وقت وہ ناکارہ بیجوں، دانوں، Plant lice, grass hoppers اور دوسرے کیڑوں کی تلاش میں نکلتا ہے، اور ان چند پرندوں میں سے ہے جو کیڑوں کی یہ اقسام کھاتے ہیں۔

("Birds of Pakistan" T.J.Roberts. Vol.1)

نقل و حرکت

ان کی نقل و حرکت کے بارے میں مندرجہ ذیل بعض دلچسپ حقائق ملاحظہ ہوں۔

شمالی کوہ ہمالیہ کے علاقے جن میں گلگت اور چترال کے علاقے بھی شامل ہیں، بہار اور خزاں میں ان کے باقاعدہ راستے کو نوٹ کیا گیا ہے۔ اور ان میں سے کچھ ایسے پرندے ہوتے ہیں جو کہ نسبتاً کھلی وادیوں میں اپنی نسل بڑھانے کے لئے ٹھہرتے ہیں اس کے علاوہ ان کا اس سے ملتا جلتا، واضح اور دوہرا راستہ ہے (I) جو کہ بہار اور خزاں میں دریائے سندھ کے پورے میدان پر مشتمل ہے۔ (II) شمال مغربی سفر ان پرندوں کو سردیاں گزارنے کے لئے ایک بڑا راستہ فراہم کرتا ہے جو کہ برصغیر پاک و ہند پر پھیلا ہوا ہے۔

خزاں کے موسم میں یہ اگست کے آخر میں سفر شروع کرتے ہیں اور بہت زیادہ تعداد میں ہوتے ہیں۔ ستمبر کے مہینے میں پنجاب کی فصلوں میں اور اکتوبر کے شروع میں سندھ کے زیریں علاقوں میں یہ لاتعداد ہوتے ہیں۔ ان کی واپسی کا سفر اپریل کے آخر میں شروع ہوتا ہے اور مئی تک جاری رہتا ہے۔

ہجرت کرنے والی بہت سی بٹیریں کمزور حالات میں بھی کراچی کے ساحل کے ساتھ اور ڈیلٹا کے ریتلے جزیروں میں ستمبر کے آخر سے لے کر اکتوبر تک چلی جاتی ہیں۔

یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ ان پرندوں کی قابل ذکر حرکات مشرقی و مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ ہوتی ہیں۔

اس طرح جن راستوں پر یہ جاتی ہیں، ان راستوں پر یہ عام پرندوں کی طرح جاتی دکھائی دیتی ہیں یا پھر دو، دو اور تین تین ہو کر قابل کاشت علاقوں (جن کو یہ ترجیح دیتی ہیں) میں دکھائی دیتی ہیں یا پھر کسی غیر آباد علاقے یا کھلے صحرا میں ہوتی ہیں۔

کچھ بٹیریں بہار میں واپسی کے راستے پر نسل بڑھانے کے لئے ٹھہرتی ہیں اور ان کے گھونسلے سندھ، پنجاب اور بلوچستان میں پائے گئے ہیں۔

شمالی ہنزہ میں سوسٹ Sust کے علاقے میں جولائی کے آخر میں گندم کی فصلوں میں نر بٹیر کی آوازیں سنی گئی ہیں اور مقامی کسانوں نے اس بات کی بھی تصدیق کی ہے کہ یہ جولائی اور اگست میں کھڑی گندم کی فصلوں میں باقاعدگی سے اپنے گھونسلے بناتے تھے۔ (Author obs., 1987ء)

اس دلچسپ پرندے کی پنجاب اور سندھ کے علاقوں میں سردیوں میں ہجرت کسی حد تک بتدریج مختلف حرکات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اور اگر خوراک کے لئے حالات سازگار ہوں تو پھر پڑاؤ کی طرف بھی ان کا رجحان ہوجاتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان میں سے بہت سے پرندے جو کہ بہار اور خزاں میں ہجرت کرتے ہیں، وہ پرندے ہوتے ہیں جو کہ اپنی نسل مشرقی یورپ اور وسطی ایشیائی روس میں بڑھاتے ہیں (Ibis, 1941ء) کرشیسن نے بٹیروں کا ایسا ہی راستہ (سفر) مارچ کے شروع اور دوبارہ پھر اگست ستمبر میں چاغی میں نوٹ کیا Whitehead کچھ ایسے بٹیروں کا بھی مشاہدہ کیا جو اپریل اور مئی میں اپنی نسل میں اضافے کے لئے ٹھہر جاتے تھے۔

("Birds of Pakistan" T.J.Roberts. Vol.1)

عام بٹیر یورپ، ایشیا اور افریقہ تک پھیلی ہوئی ہیں اور امریکہ اور نیوزی لینڈ میں بھی متعارف ہو رہی ہیں۔ ان کی بہت بڑی تعداد شمالی افریقہ میں اپنی سردیاں گزارتی ہے اور بہار میں شمال کی طرف ہجرت کرنا شروع کر دیتی ہے۔ ان کے یہ گروہ Q.Calls سے پہچانے جاتے ہیں اور شکار کر لئے جاتے ہیں اور بحیرۂ روم کے ساحل کے ساتھ ساتھ پکڑ لئے جاتے ہیں۔

(Everyman's Encyclopaedia, Fourth Edition, London. J.M.Dent & Sons Ltd. Page No. 345)

تجزیہ

مندرجہ بالا پرندوں کی تمام حرکات سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ یہ پرندہ کسی نہ کسی طور ہجرت اور سفر کرتا رہتا ہے، خواہ وہ ہجرت موسم کے لحاظ سے ہو یا مختلف علاقوں سے واپسی کی صورت میں ہو، نسل بڑھانے کے ملئے ہو یا گھونسلے بنانے کی لئے یا پھر خوراک کی تلاش میں ہو، ان کی حرکات خاص طور پر شمالاً جنوباً اور کبھی کبھی ساحلی اور ڈیلٹا کے علاقوں میں شرقاً غرباً بھی جاری رہتی ہیں۔ شمالاً جنوباً اور شرقاً غرباً حرکات میں کبھی کبھار تبدیلی موسمی وجوہات کی بناء پر ہوتی ہے، کیونکہ یہ معتدل آب و ہوا کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ یہ شدید گرمی میں نسبتاً سرد علاقوں اور شدید سردی میں نسبتاً گرم علاقوں کی طرف جانا پسند کرتے ہیں۔ جیسا کہ پچھلے بیانات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بہت سے لوگوں نے مختلف اوقات میں ان کے روٹس کا مشاہدہ کیا ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اس لئے ان شواہد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خواہ وہ علاقہ ایشیا کا ہو، یورپ کا یا افریقہ کا یہ پرندے اسی انداز سے سفر کرتے رہتے ہیں۔ اور جس طرح ان کے موجودہ اور مستقل راستے معلوم ہوئے ہیں، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ پرندے صدیوں سے انہی راستوں پر سفر کر رہے ہیں۔

دشتِ سیناء میں بٹیروں کی موجودگی اور ان کی تعداد

ان پرندوں کی ہجرت، ان کی حرکات اور ان کے مخصوص راستوں کے متعلق پہلے بیان کر دیا گیا ہے۔ اب ان پرندوں کی اتنی بڑی تعداد اور دشت سیناء میں موجودگی کے متعلق تفصیل سے بیان کروں گی۔

عام اور اصل بٹیر دشت سیناء میں (جہاں سے یہ گزرتی ہے) بہت مشہور ہے اور بہار میں شمال کی طرف بہت لمبی پرواز کرتے ہوئے ہجرت کرتی ہیں۔ Tristram نے ان کو اردن کی وادی میں پایا۔

(Land of Israel, 460)

یہ فلسطین میں مارچ اور اپریل میں پہنچتی ہیں۔ اگرچہ ان میں سے کچھ سردیوں کے دوران اپنی نسل کو بڑھانے والی جگہ پر جانے کے دوران میدانوں اور مکئی کے بالائی کھیتوں میں وہیں رہتی ہیں۔ حتیٰ کہ کہا جاتا ہے کہ یہ گروہ اپنی خزاں کی اڑان میں بہت زیادہ تعداد میں گزرتے ہیں۔ جب یہ گروہ اپنے سردیوں کے دور میں جنوب کی طرف واپس آ رہے ہوتے ہیں تو یہ بہت نیچی پرواز کرتی ہیں۔ یہ بہت جلد تھک جاتی ہیں اور انسانوں کیلئے انہیں شکار کرنا بہت آسان ہوتا ہے۔ اٹلی کے ایک مقام کیپری میں ایک سیزن (موسم) میں تقریباً 160000 بٹیریں پکڑی گئیں، جہاں ان کے نرم گوشت کو نفاست کے لحاظ سے اچھا سمجھا جاتا ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ بحیرۂ روم کے تمام سواحل کے ساتھ ساتھ ہوتی ہیں۔ یہ نمکین ہوتی تھیں اور قدیم مصری اسے کھانے کے طور پر ذخیرہ کر لیتے تھے۔

A.E.S.-S.A.C(Herod-277)

(انسائیکلو پیڈیا ببلیکا)

اصل بٹیر عام طور پر مشرقی نصف کرے اور آسٹریلیا کی رہنے والی ہوتی ہیں۔ بٹیر جغرافیائی لحاظ سے کھلے علاقے کو پسند کرتی ہیں۔ اس طرح یہ شمالی افریقہ انڈیا اور چین میں پائی جاتی ہیں۔ اٹلی، سپین اور پرتگال میں یہ پرندے مستقل حیثیت سے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت بڑی تعداد میں یہ بہار میں شمالی اور جنوبی افریقہ سے ان ممالک میں پہنچتی ہیں۔ بٹیروں کی ایک بڑی تعداد شمال کی طرف سالانہ اڑان کے دوران بحیرۂ روم کے ساحل پر ماری جاتی ہیں۔ برطانیہ میں یہ پرندے مئی کے شروع میں پہنچتے ہیں اور پھر اکتوبر میں جنوب کی طرف واپس چلے جاتے ہیں۔

(انسائیکلو پیڈیا ببلیکا ص 393)

بٹیریں ہمیشہ ہوا کے رخ کے ساتھ چلتی ہیں۔ سمندر پر اڑنے کے بعد یہ بہت آسانی سے پکڑی جاتی ہیں۔ کیونکہ یہ بہت نیچی پرواز کرتی ہیں اور ان کے جسم بھاری اور پر گیلے ہوجاتے ہیں۔ (انسائیکلو پیڈیا ببلیکا)

یہاں پر پھر سے خدا نے اپنے خاص لوگوں کو رہائی/نجات دلانے کیلئے ایک قدرتی ذریعہ مہیا کیا۔ معجزہ صرف نئی پیدائش پر ہی مشتمل نہیں بلکہ بٹیروں (Quails) کی بروقت اور بہت بڑی تعداد کی آمد پر بھی ہے۔

اس تحقیق سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ بٹیروں کی ایک بہت بڑی تعداد شمالاً جنوباً کسی نہ کسی وجہ سے مسلسل ہجرت کرتی رہتی ہے۔ جب یہ شمال کی طرف جاتی ہیں تو شمالی افریقہ سے گزرتی ہیں اور بحیرۂ روم کو پار کرتے ہوئے اٹلی، فرانس اور اسپین تک پہنچتی ہیں اور پھر شمال سے جنوب کی طرف جاتے ہوئے بھی یہی راستہ اختیار کرتی ہیں۔ بحیرۂ روم کے اوپر آتے اور جاتے ہوئے لمبی اڑان کی وجہ سے تھک کر اور پھر گیلے ہو کر بھاری ہونے کے سبب یہاں کے ساحلوں اور ان کے آس پاس کے علاقوں میں بہت بڑی تعداد میں گر جاتی ہیں۔ یہ بٹیر صدیوں سے اسی طرح سفر کر رہے ہیں اور شکاریوں کی ایک بڑی تعداد آج بھی ان کو پکڑتی ہے۔ دشت سیناء چونکہ ان کی اڑان کے راستے میں شامل ہے، اسی وجہ سے حضرت موسیٰؑ کی قوم کو مسلسل اور اتنی بڑی تعداد (مقدار) میں کھانے کیلئے بٹیریں مہیا ہوگئیں۔

بقیہ صفحہ 4

کپڑا تر کر کے سر پر رکھنا مفید ہے۔ 3۔ امید کے ابتدائی تین ماہ تک کچے کدو کے گودا 100 گرام میں برابر مصری کے ہمراہ کھانا نرینہ اولاد کے لیے مجرب ہے۔ نیز بچہ خوبصورت پیدا ہوگا۔ 4۔ کسی چیز کو مکھیوں سے محفوظ رکھنا ہو تو اس پر کدو کے پتے رکھ دیں مکھی نہ بیٹھے گی۔ 5۔ بچھو کے ڈنگ پر کدو کے گودے کا لیپ زہر کو دور کرتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36901 میں طاہر محمود ولد محمد یعقوب خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 20-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$1000 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر محمود ولد محمد یعقوب خان ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 سکندر مجوکہ نارتھ یارک کینیڈا گواہ شد نمبر 2 عدنان وحید نارتھ یارک کینیڈا

مسل نمبر 36902 میں تصدق پرویز بھٹی ولد خدا بخش قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 13-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$2000 ڈالر ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد تصدق پرویز بھٹی ولد خدا بخش ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 ایم اعظم شاد ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 2 محمد حنیف ٹورانٹو کینیڈا

مسل نمبر 36903 میں سکندر حیات مجوکہ ولد محمد ابراہیم مجوکہ قوم مجوکہ پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 19-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین بمعہ باغ رقبہ 22 ایکڑ واقع حویلی مجوکہ ضلع سرگودھا مالیتی -/4400000 روپے کا نصف حصہ۔ 2۔ مکان رقبہ 4 کنال واقع حویلی مجوکہ ضلع سرگودھا مالیتی -/400000 روپے کا نصف حصہ۔ 3۔ مویشی مالیتی -/50000 روپے کا نصف حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$2000 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/50000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا نمبر 1 ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سکندر حیات مجوکہ ولد محمد ابراہیم مجوکہ ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد طیب نارتھ یارک کینیڈا گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد کینیڈا

مسل نمبر 36904 میں محمود احمد بشیر ولد چوہدری عبدالواحد صاحب مرحوم قوم جٹ دھاریوال پیشہ پنشنر عمر 80 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 7-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ دو عدد مکان واقع دارالنصر غربی ربوہ مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ (800 روپے +C$520 ڈالر) ماہوار بصورت (پنشن +الاؤنس) مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمود احمد بشیر ولد چوہدری عبدالواحد صاحب مرحوم ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 مشتاق بی احمد انٹاریو کینیڈا گواہ شد نمبر 2 عدنان وحید کینیڈا

مسل نمبر 36905 میں لبنیٰ نعیم زوجہ خالد محمود قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 6-1-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر

منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی زیورات مالیتی -/C$4266 ڈالر۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/C$200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ لبنیٰ نعیم زوجہ خالد محمود ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 خالد محمود موصیہ گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد چوہدری نارتھ یارک کینیڈا

مسل نمبر 36906 میں عبدالقدیر ولد عبدالرحیم مجاہد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/C$716 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عبدالقدیر ولد عبدالرحیم مجاہد ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد طیب وصیت نمبر 21692 گواہ شد نمبر 2 محمد حنیف نارتھ یارک کینیڈا

مسل نمبر 36907 میں منزہ سلیم زوجہ چوہدری ناصر احمد سلیم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔طلائی زیورات وزنی 18 تولے مالیتی -/91000 روپے۔نقرئی زیورات مالیتی -/4500 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ منزہ سلیم زوجہ چوہدری ناصر احمد سلیم صاحب جرمنی گواہ شد نمبر 1 چوہدری ناصر احمد سلیم خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 افتخار احمد ولد غلام علی صاحب جرمنی

مسل نمبر 36908 میں ملک جمیل احمد ولد ملک رشید احمد طیب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔مکان واقع جرمنی مالیتی -/88000 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ -/1300 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ملک جمیل احمد ولد ملک رشید احمد طیب جرمنی گواہ شد نمبر 1 ملک رشید احمد طیب والد موصی گواہ شد نمبر 2 مجید احمد ڈوگر ولد چوہدری چراغ دین جرمنی

مسل نمبر 36909 میں امتہ الکریم زوجہ ملک جمیل احمد قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر وصول شدہ -/750 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امتہ الکریم زوجہ ملک جمیل احمد جرمنی گواہ شد نمبر 1 ملک جمیل احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 مجید احمد ڈوگر ولد چوہدری چراغ دین جرمنی

مسل نمبر 36910 میں سہراب احمد ذیشان ولد مبارک احمد شاہد قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 20 سال 4 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لندن UK بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 21-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 سٹرلنگ پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سہراب احمد ذیشان ولد مبارک احمد شاہد لندن UK گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد شاہد والد موصی گواہ شد نمبر 2 عبدالحئی خان وصیت نمبر 29317

مسل نمبر 36911 میں صبیحہ شاعدہ بنت مبارک احمد شاعد قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لندن UK بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 21-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 سٹرلنگ پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ صبیحہ شاعدہ بنت مبارک احمد شاعد لندن UK گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد شاہد وصیت نمبر 23045 گواہ شد نمبر 2 عبدالحئی خان وصیت نمبر 29317

مسل نمبر 36912 میں عثمان احمد ولد مبارک احمد شاعد قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 21 سال 8 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لندن UK بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 21-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 سٹرلنگ پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عثمان احمد ولد مبارک احمد شاہد لندن UK گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد شاعد وصیت نمبر 23045 گواہ شد نمبر 2 عبدالحئی خان وصیت نمبر 29317

مسل نمبر 36913 میں بشریٰ تنویر منصور زوجہ میاں مظفر احمد منصور قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لندن UK بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 30-6-1995 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 12 تولے مالیتی -/600 سٹرلنگ پونڈ۔حق مہر وصول شدہ -/63 سٹرلنگ پونڈ۔اس وقت مجھے مبلغ -/140 سٹرلنگ پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ بشریٰ تنویر منصور زوجہ میاں مظفر احمد منصور لندن UK گواہ شد نمبر 1 میاں مظفر احمد منصور خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد افضل جاوید سرے لندن UK

خالص سونے کے زیورات
قمر جیولرز
گول بازار ربوہ
فون دوکان: 04524-213589
گھر: 04524-214489
موبائل: 0303-6743501
میاں قمر احمد

ہیپاٹائٹس کے مریض متوجہ ہوں

ہیپاٹائٹس C ایک مزمن مرض ہے جو شروع ہونے سے 10 سے 30 سال بعد تک اپنے نقصانات ظاہر کرتا رہتا ہے۔ صرف 5 فیصد مریض (وہ بھی مرض کے 20 سال بعد) اس کی وجہ سے جگر کے سکڑاؤ یا کینسر کا شکار ہوتے ہیں۔ HCV مثبت ہونے پر گھبراہٹ کا شکار مت ہوں ہفتوں اور دنوں میں علاج کرنے والوں سے ہوشیار رہیں۔اگر آپ کا SGPT حد کے اندر ہے تو آپ کو قطعاً پریشان نہیں ہونا چاہئے۔اس کا علاج جتنی آہستگی سے ہوگا اتنا ہی دیرپا ہوگا۔HCV منفی ہونے پر علاج یکدم مت چھوڑیں اس کی تصدیق Blood RNA کے ٹیسٹ سے 6 ماہ کے وقفہ سے دو دفعہ کروائیں۔اگر وائرس منفی ہو تو پھر آپ کا علاج مکمل ہے۔یاد رکھیں 30 فیصد HCV کے منفی یا مثبت ٹیسٹ غلط ہوتے ہیں۔HCV اور HBV کے بارے میں مکمل معلومات راہنمائی اور قابل علاج کیلئے رجوع فرمائیں
نوٹ: ELISA ٹیسٹ میں ٹیسٹ کرنے والے حضرات RE-ACTIVE اور NON-REACTIVE لکھ دیتے ہیں۔ٹیسٹ کٹ کے مطابق RE-ACTIVE سے مراد مثبت اور NON-REACTIVE سے مراد منفی ہے NON-REACTIVE رپورٹ سے دھوکہ میں مت آئیں اس کے علاج کی ضرورت نہیں ہے۔(مفاد عامہ کیلئے شائع کیا گیا ہے)
04524-212750
E-mail:basitq@msn.com
ہومیو کلینک اینڈ سٹورز طارق مارکیٹ ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ایک تکلیف دہ حادثہ

مکرمہ ملیحہ سلام بٹ صاحبہ ٹھوکر نیاز بیگ لاہور لکھتی ہیں کہ میرے ماموں ڈاکٹر مبارک احمد خان صاحب آف امریکہ کی بیٹی مکرمہ منزہ انجم صاحبہ جلسہ سالانہ کینیڈا جاتے ہوئے مع والدہ اور بہن بھائیوں کے گاڑی چلا رہی تھیں کہ اچانک کار کا ایک ٹرک کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہوگیا جس کی وجہ سے کار دو ٹکڑے ہوگئی۔ منزہ انجم صاحبہ کے سینے میں شدید چوٹیں آئیں، پھیپھڑے متاثر ہو گئے اور ٹانگ میں بھی فریکچر ہوگیا۔ اس وقت مسلسل بیہوشی کے عالم میں کینیڈا کے ایک ہسپتال کے I.C.U میں داخل ہیں۔ حالت نازک ہے۔ ان کی والدہ کا بھی گھٹنا اور بازو ٹوٹ گیا ہے اور وہ بھی بیہوش رہنے کے بعد اب ہوش میں آ گئی ہیں۔ ان کے بھائی مکرم عبدالرحمن خان صاحب امریکہ میں انجینئر ہیں ان کو بھی چوٹیں آئی ہیں منزہ انجم صاحبہ ایم ایس سی ہیں اور جماعت کے کاموں میں بھرپور حصہ لیتی ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو۔

فوری ضرورت برائے انسپکٹران

دفاتر تحریک جدید میں انسپکٹران کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواست تعلیمی سندات، قومی شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور ایک عدد تصویر کے ہمراہ امیر/ پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ وکالت دیوان تحریک جدید سے رابطہ کریں۔ امیدوار کا ایف۔اے/ ایف ایس سی میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ بی اے/ بی ایس سی بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ امیدوار کی عمر 35 سال سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

فون:04524-213563 فیکس:04524-212296

موبائل:0300-7700328

نیلامی ملبہ کوارٹرز

احاطہ قصر خلافت میں کوارٹرز نمبر 124، 125، 126، 127، 128 کا ملبہ بذریعہ نیلامی مورخہ 17 جولائی 2004ء کو 9:00 بجے صبح فروخت کیا جائے گا رقم نقد وصول کی جائے گی دلچسپی رکھنے والے دوست استفادہ فرمائیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب سیالکوٹی دارالصدر جنوبی ربوہ لکھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے بیٹے مکرم نور احمد بشیر صاحب لیکچرار شماریات گورنمنٹ غزالی کالج جھنگ کو بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں شماریات ہی کے مضمون میں پی ایچ ڈی کرنے کیلئے ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کی طرف سے سکالر شپ کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کے اس اعزاز کے بابرکت ہونے کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مرحلہ میں اور تحقیق کے میدان میں ان کی کامل تائید و نصرت فرمائے اور ہر میدان میں اعلیٰ کامیابی سے نوازے۔

مکرم جلال الدین شاد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے نواسے سرفراز احمد (عمر اڑھائی سال) کے پھیپھڑے کا آپریشن اتفاق ہسپتال لاہور میں ہوا تھا۔ اب وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیزی سے صحت یاب ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مکمل صحت عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے آمین۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم محمد طارق سہیل صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل ضلع سرگودھا کے دورہ پر الفضل کیلئے نئے خریدار بنانے، چندہ الفضل، بقایاجات کی وصولی اور اشتہارات کیلئے بھجوا رہا ہے تمام احباب جماعت کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

چراغ سے چراغ جلائیں۔
تحریک عطیہ چشم میں حصہ لیں۔

Govt. LIC NO. ID-541
خوشخبری
لاہور/اسلام آباد سے لندن معہ واپسی
خصوصی پیکج
37390/-
سبینا ٹریولز
فون دفتر 04524-211211-213716
فیکس 04524-215211 موبائل 0320-4890196
فون اسلام آباد 051-2829706-2821750
فیکس 051-2829652 موبائل 0300-5105594
موبائل لاہور 0300-8481781
www.airborneservices.com

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس /700 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:04524-212434 FAX:213966

اتحاد برز فیکٹری اینڈ اتحاد لائٹ ہاؤس

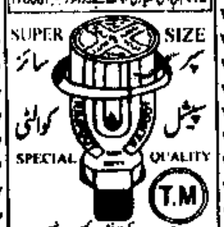

SUPER SIZE
SPECIAL QUALITY
T.M
اتحاد لائٹ ہاؤس
جیا موسیٰ بس سٹاپ شیخوپورہ روڈ
لاہور فون: 7921469
اتحاد برز فیکٹری
حق باہو روڈ گلشن سٹریٹ شاہدرہ
ٹاؤن لاہور فون: 7932237

الفردوس گارمنٹس
شرٹس۔ پینٹ کوٹ۔ ڈریس شرٹ۔ دولہا ڈریس
ڈریس پینٹ۔ جینز اور مکمل بچگانہ ورائٹی۔
85۔ نیو انارکلی۔ لاہور فون: 7324448

سی پی ایل نمبر 29

ضرورت سٹاف
ہمیں اپنے ادارے واقع نزد بھائی پھیرو ملتان روڈ کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے

1۔ ایڈمن اسسٹنٹ	بی اے۔ تجربہ 2 سے 3 سال
2۔ سیکیورٹی آفیسر	ریٹائرڈ صوبیدار
3۔ سیکیورٹی شفٹ انچارج	ریٹائرڈ نائب صوبیدار
4۔ کیشئر	بی اے/ بی کام۔ تجربہ 2 تا 3 سال
5۔ سٹور اسسٹنٹ	انٹرمیڈیٹ۔ تجربہ 2 تا 3 سال
6۔ سٹور کلرک	انٹرمیڈیٹ۔ تجربہ 2 تا 3 سال
7۔ سٹور ہیلپر	میٹرک
8۔ لیبارٹری ہیلپر	میٹرک
9۔ سیکیورٹی گارڈ	ریٹائرڈ فوجی
10۔ کلرک ٹائپسٹ	
11۔ کمپیوٹر آپریٹر	
12۔ آفس بوائے	

خواہشمند افراد اپنی درخواست اور ضروری کاغذات مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں
جنرل مینیجر آپریشن
شاہ تاج ٹیکسٹائل لمیٹڈ
98/2/D ماڈل ٹاؤن لاہور